تبتّل الی اللّٰہ

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ وحی کے آغاز سے پہلے آنحضرت ﷺ کو سچی خوابیں آنے لگیں- جو خواب بھی آتی وہ روز روشن کی طرح پوری ہو جاتی- پھر آپؐ کے دل میں خلوت کی محبت پیدا کی گئی- اور آپؐ غار حرا میں تنہائی میں جا کر عبادت کیا کرتے تھے اور کچھ سامان ساتھ لے جاتے اور مسلسل کئی دن وہیں رہتے- یہاں تک کہ آپ پر وحی نازل ہوگئی-

(صحیح بخاری کتاب بدء الوحی حدیث نمبر 3)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اے سننے والو سنو! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے- بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ- اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو- نہ آسمان میں نہ زمین میں- ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا- اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا- یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں بلکہ وہ سنتا اور بولتا بھی ہے- اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں- کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی- وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں- وہ وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں- اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں- اور جس کا کوئی ہمتا نہیں- جس کا کوئی ہم صفات نہیں اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں- وہ قریب ہے باوجود دور ہونے کے اور دور ہے باوجود نزدیک ہونے کے- وہ تمثل کے طور پر اہل کشف پر اپنے تئیں ظاہر کر سکتا ہے مگر اس کے لئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے- اور وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے- اور وہ عرش پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ زمین پر نہیں- وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامد حقہ کا اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا اور جامع ہے تمام طاقتوں کا اور مبدأ ہے تمام فیضوں کا- اور مرجع ہے ہر ایک شئے کا- اور مالک ہے ہر ایک ملک کا اور متصف ہے ہر ایک کمال کا اور منزہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے- اور مخصوص ہے اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اسی کی عبادت کریں- اور اس کے آگے کوئی بات بھی انہونی نہیں- اور تمام روح اور ان کی طاقتیں اور تمام ذرات اور ان کی طاقتیں اسی کی پیدائش ہیں- اس کے بغیر کوئی چیز ظاہر نہیں ہوتی- وہ اپنی طاقتوں اور اپنی قدرتوں اور اپنے نشانوں سے اپنے تئیں آپ ظاہر کرتا ہے- اور اس کو اسی کے ذریعہ سے ہم پا سکتے ہیں- اور وہ راستبازوں پر ہمیشہ اپنا وجود ظاہر کرتا رہتا ہے اور اپنی قدرتیں ان کو دکھلاتا ہے- اسی سے وہ شناخت کیا جاتا اور اسی سے اس کی پسندیدہ راہ شناخت کی جاتی ہے-

(الوصیت- روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 309)

حضرت مسیح موعود کا سفر جہلم

جنوری 1903ء

حضرت مسیح موعود نے مقدمہ کرم دین کے سلسلہ میں 15 جنوری تا 19 جنوری 1903ء جہلم کا سفر اختیار فرمایا- اس کی تفصیلی رپورٹ 18 جنوری کے شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں-

باپ کی نعمت اور یتیمی کا درد

✿ حضرت شیخ سعدیؒ کہتے ہیں کہ

مجھے یاد ہے کہ جب میں بچہ تھا اور اپنا سر باپ کی آغوش میں رکھتا تھا تو میری قدر و منزلت بادشاہوں جیسی ہوتی تھی- اگر میرے جسم پر ایک مکھی تک بیٹھ جاتی تو سب گھر والے پریشان ہو جاتے تھے- جب بچپن ہی میں میرے سر پر سے باپ کا سایہ اٹھ گیا تو مجھے بچوں کے درد کی خبر ہوئی- یہ درد وہی جان سکتا ہے جس کو یتیمی کا داغ لگا ہو- اے دوست جس بچے کا باپ مر گیا ہو اس کے سر پر ہاتھ رکھ اس کے چہرے سے گرد پونچھ اور اس کے پاؤں سے کانٹا نکال- کیا تجھے معلوم نہیں کہ اس پر کیسی بپتا پڑی ہے- بے جڑ کا درخت ہرگز تازہ نہیں ہوتا- جب تو کسی یتیم کو اپنے سامنے سر ڈالے دیکھے تو اپنے فرزند کے رخسار پر بوسہ نہ دے- یتیم اگر روتا ہے- تو اس کا ناز کون اٹھاتا ہے- اگر وہ غصہ کرتا ہے- تو اس کو کون برداشت کرتا ہے-

خبردار! یتیم رونہ پڑے کہ اس کے رونے سے عرش الٰہی کانپ جاتا ہے- محبت سے اس کی آنکھ سے آنسو پونچھ دے اور مہربانی سے اس کے چہرہ سے خاک جھاڑ دے اگر اس کے سر سے سایہ اٹھ گیا تو تو اپنے سائے میں اس کی پرورش کر-"

(حکایات سعدی ص 75 مرتبہ طالب ہاشمی شعاع ادب لاہور)

ان یتیموں کے سر پر ہاتھ رکھنے کیلئے کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ سے رابطہ کریں-

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ - دار الضیافت ربوہ)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

مرتبہ ابن رشید

1957ء ⑤

28 نومبر — حضور نے ادارۃ المصنفین قائم فرمایا اور پہلے سال کے لئے قاضی محمد اسلم صاحب کو صدر مقرر فرمایا۔ 2 دسمبر کو ادارہ کی رجسٹریشن ہوئی۔ اس کا پہلا بجٹ گیارہ ہزار روپے کا تھا۔ اس ادارہ کی خاص مطبوعات تفسیر حضرت مسیح موعود تفسیر صغیر اور تاریخ احمدیت ہیں۔

28 نومبر — اخبار ''پاک کشمیر'' راولپنڈی نے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے نام سے ایک جعلی خط شائع کیا۔ جس پر اخبار کے خلاف عدالت میں ازالہ حیثیت عرفی کا دعویٰ دائر کیا گیا۔ 28 نومبر کو عدالت نے حضرت صاحبزادہ صاحب کے حق میں فیصلہ دیا اور مدعا علیہ پر جرمانہ کیا۔

5 دسمبر — حضور نے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا نکاح حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ سے پڑھا۔

5 دسمبر — اخبار الحکم کے بانی ایڈیٹر و مالک بانی حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رفیق حضرت مسیح موعود کی انڈیا میں وفات (بیعت 1889ء) آپ نے 60 کے قریب کتب لکھیں۔

7 دسمبر — حضرت سیٹھ اسماعیل آدم صاحب بمبئی رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1896ء)۔

9 دسمبر — حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی تقریب شادی منعقد ہوئی۔ 11 دسمبر کو ولیمہ ہوا۔

13 تا 15 دسمبر — جماعت سیرالیون کا سالانہ جلسہ۔

25 تا 27 دسمبر — جماعت نائیجیریا کا جلسہ سالانہ لیگوس میں منعقد ہوا۔

26 تا 28 دسمبر — جلسہ سالانہ ربوہ حاضری 70 ہزار تھی۔

27 دسمبر کو حضور نے وقف جدید کی تفصیلات بیان فرمائیں۔

28 دسمبر کو حضور نے سیر روحانی کے سلسلہ کی تقریر فرمائی۔

27 دسمبر — حضرت شیخ عبدالحق صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات

31 دسمبر — خالد احمدیت حضرت ملک عبدالرحمان صاحب خادم گجراتی کی وفات بعمر 47 سال آپ کی پاکٹ بک لاجواب تصنیف ہے۔

دسمبر — تفسیر کبیر سورۃ حج تا سورۃ نور شائع ہوئی۔

متفرق

- سندھ میں دو نئی احمدی بستیاں آباد ہوئی۔ ضلع نواب شاہ میں قادسیہ اور لاڑکانہ میں انور آباد، یہ دونوں بستیاں احمدیوں کی زمینوں پر آباد کی گئیں۔
- نائیجیریا کے ممتاز سیاسی لیڈر۔ حاجی ابوبکر تفاوا ابلیوا (جو بعد میں وزیر اعظم بنے) ہیگ مشن (ہالینڈ) دیکھنے کے لئے آئے۔
- جماعت یوگنڈا کے زیر اہتمام لوگنڈا زبان میں ایک ماہنامہ (ترجمہ صوت اسلام) جاری ہوا۔
- حاجی فضل محمد خان صاحب اور ان کے بیٹے کو افغانستان میں شہید کر دیا گیا۔

قیام نماز کا آخری کارخانہ خاندان ہے اسے حرکت دینے کے لئے جماعتی تنظیمیں قائم ہیں

ذیلی تنظیمیں ہر ماہ مجلس عاملہ کا ایک اجلاس قیام نماز پر غور کرنے کے لئے منعقد کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے کہ نماز کے قیام کا آخری کارخانہ خاندان ہی ہوگا اس کارخانے تک پہنچنے کے لئے اسے بیدار کرنے کے لئے اسے حرکت دینے کے لئے جماعت کی مختلف تنظیمیں قائم ہیں۔ پس لجنہ عورتوں کو تو متوجہ کرے اور آخری نظر اس بات پر رکھے کہ اہل خانہ کے اندر نماز قائم کرنے کی ذمہ داری خود اہل خانہ کی ہے۔ لجنہ عورتوں سے کہے کہ آپ ہم سے سیکھیں اور پھر اپنے بچوں کو سکھائیں' اپنے خاوندوں کو اپنے بیٹوں کو اپنی بیٹیوں کو بار بار پانچ وقت نماز کی طرف متوجہ کرتی رہیں۔ جو مرد یا بچے نماز کے وقت گھر میں بیٹھے ہوئے ہیں عورتیں ان کو اٹھائیں کہ تم نماز پڑھنے جاؤ نماز پڑھ کر واپس آؤ پھر آرام سے بیٹھ کر کھانا کھائیں گے اسی طرح بچوں کو بھی نماز کے لئے تیار کریں اور گھر کی بیٹیوں پر نظر رکھیں کہ وہ نماز ادا کر رہی ہیں۔ والدین میں سے باپ کی اول ذمہ داری ہے مگر بیٹیوں کے معاملہ میں باپ کے اوپر کچھ مشکلات بھی ہوتی ہیں اس کو یہ پتہ نہیں لگتا کہ اس نے کب نماز پڑھنی ہے کب نہیں پڑھنی اس لئے وہاں جب تک ماں مدد نہ کرے اس وقت تک باپ پوری طرح اپنے فرائض کو ادا نہیں کر سکتا۔ اور بھی بہت سے مسائل ہیں نماز سے تعلق رکھنے والے جو ماں سکھا سکتی ہے۔

اسی طرح خدام نوجوانوں کو صرف یہ تلقین نہ کریں کہ تم نماز میں آؤ بلکہ یہ تلقین کریں کہ تم خود بھی آؤ اور اپنے بھائیوں کو بھی نماز پر قائم کرو اور اپنے والدین کو بھی نماز پر قائم کرنے کی کوشش کرو۔ انصار کو یہ توجہ دلانی چاہئے اپنے ممبران کو کہ تم اس عمر میں داخل ہو گئے ہو جس میں جواب دہی کے قریب تر جا ... ویسے تو ہر شخص ایک لحاظ سے ہر وقت ہی جواب دہی کے قریب رہتا ہے لیکن انصار بحیثیت جماعت کے اپنی جواب دہی میں قریب تر ہیں۔ اور جو وقت پہلے گزر چکا ہے اس میں اگر کچھ خلا رہ گئے ہیں وہ ان کو بھی پورا کرنا شروع کریں' اس طرح ان کا کام ... ری بہتری ہو جاتی ہے۔ ان کو چاہئے کہ وہ موجودہ وقت کی ذمہ داریاں بھی پوری کریں اور گذشتہ گذرے ہوئے وقت کے خلاء بھی پورے کریں انصار اپنے ساتھیوں کو بتا بتا کر اس طرح بیدار کریں کہ ان کو اپنی فکر پیدا ہو۔

تنظیمیں نسبتاً زیادہ بیدار رہ سکتی ہیں اگر وہ ایک معین پروگرام بنالیں ہر ہفتے یا ہر مہینے میں ایک دفعہ خاص نماز کے موضوع پر غور کرنے کیلئے اکٹھے مل کر بیٹھا کریں گے' ہمیشہ کے لئے مجلس عاملہ کا ایک اجلاس مقرر ہو جائے جس کا موضوع سوائے نماز کے کچھ نہ ہو۔ اس دن لجنہ بھی نماز پر غور کر رہی ہو۔ خدام بھی نماز پر غور کر رہے ہوں' انصار بھی نماز پر غور کر رہے ہوں۔ سب اپنی اپنی جگہ ہمیشہ کے لئے یہ فیصلہ کر لیں کہ اب ہم نے ہر مہینہ میں کم از کم ایک مرتبہ ضرور اس موضوع پر بیٹھ کر غور کرنا ہے۔ جہاں حالات ایسے ہیں کہ ہر مہینے اکٹھے نہ ہو سکتے ہوں۔ وہاں دو مہینے میں ایک اجلاس مقرر کر لیں' تین مہینے میں مقرر کر لیں مگر جب مقرر کر لیں پھر اس پر قائم رہیں' اس پر صبر دکھائیں ہر دفعہ جائزہ لیا کریں کہ ہمیں اس عرصہ میں کتنا فائدہ پہنچا ہے' اس عرصے میں کتنے نئے نمازی بنے' کتنوں کی نمازوں کی حالت ہم نے درست کی' کتنوں کو نماز میں لطف حاصل کرنے کے ذرائع بتائے اور ان کی مدد کی۔ اور بہت سے پہلو ہیں وہ ان سب پہلوؤں پر غور کیا کریں اور ہر دفعہ اپنا محاسبہ کریں کہ ہم کچھ مزید حاصل کر سکے ہیں یا نہیں۔ اگر اس جہت سے اس طریق پر وہ کام شروع کریں گے تو امید ہے کہ ہم بہت تیزی کے ساتھ اپنے اس مقصد کی طرف بڑھ رہے ہوں گے جس کی خاطر ہمیں پیدا کیا گیا ہے' انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور جب ہم مقصد کی طرف بڑھ جائیں اور جب ہم مقصد کو حاصل کر رہے ہوں تو پھر فتح ایک ثانوی چیز بن جاتی ہے۔ عددی اکثریت کے نصرت اور ظفر کے جو خواب آپ اب دیکھ رہے ہیں اس سے بڑھ کر یہ خواب آپ کے حق میں آپ کی ذاتوں میں پورے ہو چکے ہوں گے۔ پھر یہ خدا کا کام ہوگا کہ آپ کی حفاظت فرمائے۔ پھر یہ خدا کا کام ہوگا کہ اس دن کو قریب تر لائے جو ظاہری فتح کا دن بھی ہوا کرتا ہے۔

(خطبہ جمعہ 8 نومبر 1985ء) (الفضل 24 اگست 98ء)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

حضرت مسیح موعود کی دعا سے شفایابی کے ایمان افروز واقعات

ریاض محمود باجوہ صاحب

خداتعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ اور کمال یہ ہے کہ وہ اپنے پیاروں کی دعاؤں کے طفیل ناممکن کو ممکن میں بدل دیتا ہے اور اس طرح اپنی اعلیٰ وارفع اور قادر وتوانا ہستی کا ثبوت مہیا کرتا ہے۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

ذیل میں حضرت مسیح موعود کی دعا سے شفا پا جانے والے احباب کے بعض ایمان افروز واقعات درج کئے جا رہے ہیں۔

دعا کے بعد کوئی بچہ فوت نہ ہوا

شیخ زین العابدین صاحب سکنہ تھہ غلام نبی ضلع گورداسپور کا بیان ہے کہ ”میری بیوی کو اٹھرا کی بیماری تھی.........میں حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور دعا کی درخواست کی۔ فرمایا آپ بھی دعا کریں اور میں بھی دعا کرتا ہوں۔ ظہر کی نماز کے بعد سے لے کر عصر کی اذان تک حضور نے دعا کی.........حضور نے دعا ختم کی اور فرمایا تمہاری دعا قبول ہوگئی اور اٹھرا کی بیماری دور ہوگئی ہے۔ اس حمل سے لڑکا ہوگا۔ آپ کی بیوی کی شکل اور بچہ کی شکل بھی مجھے دکھائی گئی ہے.........خداتعالیٰ کے فضل سے دعا کے بعد اب تک میرا کوئی بچہ فوت نہیں ہوا۔ چار لڑکے اور تین لڑکیاں زندہ موجود ہیں۔“

برکت علی صحت یاب ہو جائے گا

شیخ زین العابدین صاحب ایک اور واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

” ایک دفعہ ہمارے بڑے بھائی برکت علی صاحب شدید بیمار ہو گئے اور جسم پنجر کی طرح رہ گیا۔ یہاں (قادیان) لے آئے۔ حضرت صاحب دو ماہ تک علاج کرتے رہے آخر حضور نے بھائی حامد علی صاحب کو فرمایا۔ کہ اب تم اپنے بھائی کو واپس لے جاؤ۔ اس کا بچنا محال ہے۔ آدمی (کہار کو بلانے کے لئے) گاؤں کو چل پڑا۔ ابھی غالباً رجادہ ہی پہنچا ہوگا کہ پیچھے سے حضرت صاحب کو الہام ہو گیا کہ ” برکت علی صحت یاب ہو جائے گا“ حضور نے اسی وقت حامد علی کو بلا کر فرمایا کہ جس آدمی کو آپ نے بھیجا ہے واپس بلا لو.........آدمی واپس آ گیا اور دوسرے دن بخار ٹوٹ گیا۔

لڑکا اچھا ہو گیا

شیخ نور احمد صاحب ڈاکٹر کا بیٹا سخت بیمار ہو گیا۔ ام الصبیان کا دورہ تھا۔ حالت یاس کی پیدا ہو گئی۔ حضرت نے دعا کی الہام ہوا ”انـا لـلّٰه ذوالمنن“ چنانچہ لڑکا اچھا ہو گیا۔

(ذکر حبیب ص238 مصنفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔” دعا میں خداتعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات کے یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ سے ہوگا۔ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے اور اس کے سوائے کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں۔ جو کچھ ہم پوشیدہ مانگتے ہیں خدا اس کو ظاہر کر کے دکھا دیتا ہے۔

(ذکر حبیب ص179)

دعا کا ہتھیار باقی ہے

حضرت مفتی فضل الرحمان صاحب کی اہلیہ صاحبہ کو سخت مرض ہوا۔ علاج معالجہ کرایا گیا لیکن آرام نہ آیا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ دنیا کے اسباب تو کام نہیں آئے۔ آپ نے فرمایا ” تم جاؤ میرے پاس صرف ایک دعا کا ہتھیار باقی ہے میں اس وقت سر اٹھاؤں گا جب وہ اچھی ہو جاوے گی“۔ مفتی صاحب گھر میں آ کر الگ کمرہ میں چارپائی ڈال کر سو رہے کہ وہ جانے اور اس کا خدا مجھے اب کیا فکر ہے۔ مفتی صاحب کہتے ہیں کہ جب صبح میری آنکھ کھلی تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ برتنوں کو درست کر رہی ہے۔ میں نے پوچھا کیا حال ہے کہا کوئی دو گھنٹہ کے بعد آرام ہو گیا تھا۔

(سیرت مسیح موعود ص 204 از حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب)

اب آرام ہو گیا ہے

1897ء میں حضرت مفتی فضل الرحمٰن صاحب خود تپ محرقہ سے بیمار ہو گئے۔ ایک رات آپ کی حالت بے ہوشی کی تھی۔ حالت ایسی نازک تھی کہ صبح تک جانبر ہونے کی امید نہیں تھی۔ مفتی صاحب کی خوشدامن نے حضرت صاحب کی خدمت میں صورت حال عرض کی تو آپ نے فرمایا ”ہیں میں نے تو ابھی اس سے بہت کام لینا ہے.........فرمایا بہت اچھا میں چل کر دعا کرتا ہوں“۔ رات بارہ بجے کے قریب مفتی صاحب کو ایک دست خون کا آیا پھر دوسرا۔ پھر تیسرا۔ یہاں تک کہ آنکھیں کھل گئیں۔ صبح کی نماز کے وقت حضور جب بیت الذکر میں تشریف لائے تو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی سے بیان فرمایا کہ بارہ بجے (رات) کے قریب میرے دل میں ڈالا گیا کہ اب آرام ہو گیا ہے۔ چنانچہ آپ نے پتہ کرایا تو واقعی طبیعت اچھی ہو چکی تھی۔

(سیرت حضرت مسیح موعود ص 205 از عرفانی صاحب)

دعا سے بچا لیا گیا

حضرت سیٹھ حسن صاحب رئیس یادگیر نے عبدالکریم نامی ایک لڑکے کو تعلیم کے لئے قادیان بھیجا۔ اتفاق سے اس کو ایک دیوانے کتے نے کاٹا۔ اس کو علاج کے لئے کسولی بھیجا گیا۔ وہاں سے شفایاب ہو کر قادیان آیا تو بیماری دوبارہ عود کر آئی اور دیوانگی کے آثار ظاہر ہوئے۔ حضرت مسیح موعود کو جب اس واقعہ کی خبر ہوئی تو آپ کا دل اس غریب الوطن کی حالت پر پگھل گیا۔ اور آپ کو دعا کے لئے خاص رقت پیدا ہوئی۔ عبدالکریم کو بورڈنگ سے نکال کر اس مکان کے ایک حصہ میں رکھا جس میں عرفانی صاحب رہتے تھے وہ مکان سید محمد علی شاہ صاحب مرحوم کا تھا۔ کسولی سے بذریعہ تار معلوم کیا گیا تو انہوں نے اسے لاعلاج بتایا۔ مگر حضرت مسیح موعود نے اس غریب اور بے وطن لڑکے کے لئے اس قدر توجہ فرمائی کہ حیرت ہوتی تھی۔ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد آپ اس کی خبر منگواتے تھے۔ اور اپنے ہاتھ سے دوا تیار کر کے اس کے لئے بھجواتے تھے۔ آپ اس قدر بے قرار تھے کہ کوئی اپنے عزیز کے لئے بھی نہیں ہو سکتا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بچا لیا اور وہ اب تک زندہ ہے اور صاحب اولاد ہے۔ اس واقعہ کی تفصیل حضرت اقدس کی تصانیف میں ہے۔

حضرت مسیح موعود نے بھی اس بے قراری اور اضطراب کا اظہار فرمایا ہے۔ جو اس کے لئے آپ کے دل میں پیدا ہوا چنانچہ فرماتے ہیں:-

”اس غریب اور بے وطن لڑکے کے لئے میرے دل میں بہت توجہ پیدا ہوئی۔ اور میرے دوستوں نے بھی اس کے لئے دعا کرنے کے لئے بہت ہی اصرار کیا کیونکہ اس غربت کی حالت میں وہ لڑکا قابل رحم تھا اور نیز دل میں یہ خوف پیدا ہوا کہ اگر وہ مر گیا تو ایک برے رنگ میں اس کی موت شماتت اعداء کا موجب ہوگی تب میرا دل اس کے لئے سخت درد اور بے قراری میں مبتلا ہوا۔ اور خارق عادت توجہ پیدا ہوئی“۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ 47 طبع اول و روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 480)

اب نہیں مرے گا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اردو کلاس [illegible] 1996ء میں فرمایا آج [illegible] حضرت مسیح موعود [illegible] ایک روایت سناتا ہوں ایک تھے حضرت [illegible] صاحب [illegible] روایات میں ان کی ایک روایت ملتی ہے کہ [illegible] بھائی بہت بیمار تھے۔ ان کے بھائی [illegible] اس وقت احمدی نہیں تھے۔ ان کو اسسٹنٹ سرجن بہاولپور کے پاس لے جایا گیا۔ اس نے کہا کہ کوئی علاج نہ کراؤ خواہ مخواہ پیسہ برباد کر رہے ہو اس کی موت یقینی ہے اس لئے اگر تمہیں سرجن کہتے ہیں کہ ٹھیک کر دیں گے بیوقوف بنا رہے [illegible] ہمدردی سے کہہ رہا ہوں اس کو لے جاؤ اس نے مرنا ہی مرنا ہے۔ اس کی حالت دن بدن گرتی چلی گئی کچھ بھی نہ رہا بیچارہ۔ تب حضرت مسیح موعود کو خط لکھا۔ اور اس میں لکھا کہ یہ حال ہو گیا ہے اب تو کسی قسم کی امید ہی نہیں رہی۔ حضرت مسیح موعود نے جواباً تحریر فرمایا۔

فکر مت کرو اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کر سکتا ہے۔ ہم دعا کریں گے تم بھی دعا کرو صحت ہو جائے گی۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ اس خط کے دوسرے دن میں نے دیکھا کہ ان کا تپ جاتا رہا۔ میں نے کہا اب آپ کا تپ نہیں رہا اور میں نے خود سہارا دے کر اٹھایا۔ تو بھائی صاحب نے کہا کہ میرا سینہ جو جلتا تھا اب ٹھنڈا پڑ گیا ہے

اس پر میں نے کہا کہ حضرت اقدس کو لکھا تھا اور آپ نے جواباً تحریر فرمایا تھا یہ سن کر ان کے منہ سے نکلا۔ ھن نہیں مردا (اب نہیں مرے گا)

اس کے بعد پھر وہ احمدی ہو گئے بیعت کر لی۔ اور پھر آخر تک پوری صحت رہی۔

میانی گھوگھیاٹ سے حضرت محمد صدیق صاحب لکھتے ہیں کہ میرے بہنوئی ملک نبی داد صاحب آف گھوگھیاٹ نے ایک بار بتایا کہ ان کو دانت درد کا شدید دورہ ہو جایا کرتا تھا۔ اور قادیان سے جب واپس جانے لگے تو پھر بھی دورہ ہو گیا۔ (حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے بھی یہی روایت لکھی ہے)

وہ کہتے ہیں کہ ایسی شدید تکلیف تھی کہ میں نے

باقی صفحہ 6 پر

سال 2002ء میں وفات پانے والے بعض معروف جماعتی خدمت گار

تاریخ وفات کی ترتیب کے لحاظ سے مرحومین کا مختصر تذکرہ

مکرم محمد محمود طاہر صاحب

مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب سابق ناظر مال

آپ 4/جنوری 2002ء کو 81 سال کی عمر میں وفات پا گئے- اسی روز بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی- آپ 10/دسمبر 1921ء کو پیدا ہوئے اور زمانہ طالب علمی میں 1936ء میں بیعت کی- بی-اے کرنے کے بعد زندگی وقف کی- آپ مختلف شعبوں کے علاوہ ناظر مال' ناظر صنعت وتجارت ومحاسب بھی رہے- اور یکم نومبر 1974ء کو خرابی صحت کی بناء پر ریٹائر ہوئے-

غلام مصطفی المحسن صاحب آف پیرمحل

غلام مصطفی محسن صاحب آف پیرمحل چک نمبر 342 گ ب پیرمحل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مورخہ 10/جنوری 2002ء کو فائرنگ سے راہ مولیٰ میں شہید ہو گئے- آپ کی عمر 55 سال تھی- آپ پر جوش داعی الی اللہ تھے- 12/جنوری کی صبح آپ کی نماز جنازہ ربوہ میں ادا کی گئی- اور قبرستان نمبر 1 میں آپ کی تدفین ہوئی- پسماندگان میں ایک بیوہ' ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں-

محترم ثاقب زیروی صاحب

معروف صحافی' شاعر' قلمکار اور مترنم نظم خوان بانی ایڈیٹر ہفت روزہ لاہور محترم محمد صدیق ثاقب زیروی صاحب مورخہ 13/جنوری 2002ء کو لاہور میں 84 سال کی عمر میں انتقال کر گئے- 14/جنوری کو بعد نماز ظہر آپ کی نماز جنازہ بیت المبارک ربوہ میں ادا کی گئی اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے- آپ حضرت حکیم مولوی اللہ بخش خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے بیٹے تھے- 1952ء میں آپ نے رسالہ لاہور جاری کیا- جلسہ ہائے سالانہ پر نصف صدی سے زائد عرصہ تک نظم خوانی مترنم آواز میں کرتے رہے- آپ کے متعدد مجموعہ ہائے کلام شائع ہو چکے ہیں- پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چار بیٹے چھوڑے-

محترم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب

صدر صدر انجمن احمدیہ وایڈیشنل ناظر اعلیٰ چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب 83 سال کی عمر میں 19 فروری کو ربوہ میں انتقال کر گئے- 20 فروری کو آپ کی نماز جنازہ ہوئی اور بہشتی مقبرہ میں کے قطعہ خاص میں تدفین ہوئی- آپ 20 اپریل 1919ء کو چک 33 جنوبی سرگودھا میں پیدا ہوئے- 1944ء میں وقف کی سعادت ملی- اور پہلی تقرری بطور امام بیت الفضل لندن ہوئی- آپ نائب ناظر اصلاح وارشاد' ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد' ناظر زراعت' ناظر صنعت وتجارت' پرائیویٹ سیکرٹری' ناظر امور عامہ' ناظر امور خارجہ' ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی کے عہدوں پر بھی فائز رہے- آپ نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑیں-

مکرم ملک محمد داؤد صاحب مربی سلسلہ

مورخہ 25/اپریل بروز جمعرات ایک جماعتی کام کے لئے جاتے ہوئے پنڈی بھٹیاں کے قریب ٹریفک حادثہ میں 32 سال کی عمر میں وفات پا گئے- اسی روز ربوہ میں تدفین ہوئی- اس حادثہ میں ڈرائیور عمران احمد صاحب کی بھی وفات ہوئی اور دو مربیان حافظ محمد نصر اللہ صاحب اور حافظ عبدالحلیم صاحب زخمی ہوئے-

مکرم ملک محمد داؤد صاحب 1987ء میں جامعہ میں داخل ہوئے اور 1991ء میں میدان عمل میں آئے- تین سال نظارت اصلاح وارشاد مقامی کے تحت مختلف سنٹرز میں رہے- اور پھر وکالت تعلیم کے تحت NIML اسلام آباد سے ایک غیر ملکی زبان سیکھی- 1997ء سے بیت الناصر دارالرحمت غربی میں ناصر ہومیو پیتھک فری ڈسپنسری بھی چلا رہے تھے- بیوہ کے علاوہ ایک کمسن بیٹا اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی- آخری پوسٹنگ جامعہ احمدیہ کے ریسرچ سیل میں تھی-

مکرم بشیر احمد آرچرڈ صاحب مربی سلسلہ

پہلے انگریز واقف زندگی مربی سلسلہ محترم بشیر آرچرڈ صاحب مورخہ 7/جولائی کو 83 سال کی عمر میں برطانیہ میں وفات پا گئے- حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور برطانیہ میں ہی تدفین ہوئی-

جنگ عظیم دوم کے دوران 1945ء میں قادیان آ کر حضرت مصلح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی اور وقف کر دیا- آپ انگلستان' سکاٹ لینڈ ٹرینیڈاڈ و گیانا میں بطور مربی سلسلہ کام کرتے رہے- 1/3 حصہ کے موصی تھے- 9 سال تک رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹر رہے- متعدد کتب اور سینکڑوں مضامین تصنیف فرمائے- اپنے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑیں-

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعت امریکہ

حضرت مسیح موعود کے پوتے اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے بیٹے حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعت امریکہ مورخہ 23/جولائی 2002ء کو امریکہ میں 89 سال کی عمر میں وفات پا گئے- جنازہ ربوہ لایا گیا اور مورخہ 30 جولائی کو بہشتی مقبرہ کی چاردیواری میں آپ کی تدفین ہوئی-

آپ 28 فروری 1913ء کو قادیان میں پیدا ہوئے- آپ کو غیر معمولی طور پر ملی خدمات کی توفیق ملی- آئی سی ایس کا امتحان پاس کرنے کے بعد انڈین سول سروس شروع کی مغربی پاکستان میں آپ ڈپٹی کمشنر' سیکرٹری فنانس' ایڈیشنل چیف سیکرٹری رہے- ایوب دور میں ڈپٹی چیئرمین پلاننگ کمیشن اور صدر یحییٰ خان کے دور میں اقتصادی امور کے مشیر رہے جو وفاقی وزیر کے برابر عہدہ تھا- 1972ء میں ورلڈ بنک سے منسلک ہو گئے اور اس کے ڈائریکٹر اور آئی ایم ایف کے سٹاف میں ایگزیکٹو سیکرٹری رہے-

1989ء میں آپ نے جماعت احمدیہ امریکہ کی امارت کی ذمہ داریاں سنبھالیں اور جماعت کے تنظیمی ڈھانچے' مشن ہاؤسز و بیوت الذکر کی تعمیر و وسعت میں نمایاں کام کیا- جماعت امریکہ آپ کے دور میں مالی قربانی کے لحاظ سے صف اول کی جماعت بن گئی-

مکرم صوبیدار عبدالمنان دہلوی صاحب

سابق افسر حفاظت صوبیدار عبدالمنان دہلوی صاحب مورخہ 7/اگست کو 86 سال کی عمر میں ربوہ میں انتقال کر گئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئے- آپ 23/اپریل 1916ء کو دہلی میں پیدا ہوئے- 1948ء میں محاذ کشمیر پر بھی خدمات انجام دیں- 1958ء تا 1972ء تک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی والثالث کے افسر حفاظت کے طور پر خدمات سر انجام دیں- 1967ء کے سفر یورپ میں آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی ہمراہی کا شرف حاصل ہوا- آپ نے اپنی اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور چھ بیٹیاں یادگار چھوڑیں-

مکرم مقصود احمد صاحب آف فیصل آباد

مورخہ یکم ستمبر بروز اتوار کی صبح ساڑھے سات بجے نامعلوم حملہ آوروں کی فائرنگ سے اپنے گھر بمقام ہجویری ٹاؤن فیصل آباد میں 36 سال کی عمر میں راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے- اسی روز بیت المبارک میں بعد نماز مغرب نماز جنازہ ادا کی گئی اور قبرستان نمبر 1 میں تدفین ہوئی- آپ نے اپنی یادگار میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑیں-

مکرم مولانا محمد صدیق صاحب ننگلی مربی سلسلہ

مورخہ 10 ستمبر کو 72 سال کی عمر میں جرمنی میں انتقال کر گئے- 1930ء میں پیدا ہوئے- آپ کے والد الفضل کے کاتب تھے- 1954ء میں جامعہ پاس کیا پہلے پاکستان اور پھر سرینام وسیرالیون میں تعینات رہے- جامعہ احمدیہ میں بھی موازنہ مذاہب کے استاد رہے- آخری چند سال خرابی صحت کی بنا پر جرمنی میں گزارے- پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک کمسن بیٹا یادگار چھوڑے- مورخہ 16/ستمبر کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی-

مکرم عبدالوحید صاحب آف فیصل آباد

مکرم عبدالوحید صاحب ابن مکرم عبدالستار صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد و ناظم عمومی کریم نگر فیصل آباد کو 14/نومبر صبح ساڑھے دس بجے سر بازار ایک معاند نے چھرا گھونپ کر شہید کر دیا- آپ کی عمر 31 سال تھی- اگلے روز بعد جمعہ بیت اقصیٰ میں نماز جنازہ ادا کی گئی- آپ کریم نگر کے فعال رکن تھے اور جماعتی خدمات کے لئے ہمہ وقت مستعد رہتے- والدین اور بہن بھائیوں کے علاوہ آپ نے بیوہ اور تین کم سن بیٹیاں یادگار چھوڑیں-

سید حضرت اللہ پاشا صاحب

آپ مورخہ 14/نومبر کو کراچی میں 79 سال کی عمر میں انتقال کر گئے- آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ

میں ہوئی۔ آپ 4/جون 1923ء کو پیدا ہوئے۔ 1953ء میں احمدیت قبول کی۔ آپ کی شادی حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کی بیٹی سیدہ امۃ الرفیق صاحبہ سے ہوئی۔ آپ صائب الرائے اور علمی شخصیت تھے۔ قائد ضلع لاہور،حیدر آباد رہے وفات کے وقت سیکرٹری تعلیم القرآن کراچی تھے۔ مجالس شوریٰ میں بھرپور نمائندگی کرتے اور بعض دیگر جماعتی خدمات کی بھی توفیق پائی۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑی ہیں۔

آرتھوپیڈک سرجن ڈاکٹر رشید احمد صاحب آف رحیم یار خان

سیکرٹری امور عامہ شہر و ضلع رحیم یار خان اور معروف آرتھوپیڈک سرجن ڈاکٹر رشید احمد صاحب ابن مکرم بشیر احمد صراف صاحب پر آپ کے کلینک رشید ہسپتال میں نقاب پوش مسلح افراد نے آکر 9/نومبر کو فائرنگ کی۔ مورخہ 15/نومبر کی صبح آپ شہید ہو گئے۔ آپ کی عمر 48 سال تھی۔ آپ سات دن تک موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا رہے۔ میت ربوہ لائی گئی اور 16 نومبر بعد نماز فجر آپ کی نماز جنازہ بیت المبارک میں ادا کی گئی۔ آپ نے 1978ء میں بہاولپور سے ایم بی بی ایس کیا۔ آپ فدائی احمدی اور ہر دلعزیز شخصیت تھے۔ لواحقین میں بیوہ کے علاوہ چار کم سن بیٹے چھوڑے ہیں۔

مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب مربی سلسلہ

تحریک جدید کے ابتدائی واقف زندگی اور سابق مربی چین و ہانگ کانگ چوہدری محمد اسحاق صاحب مورخہ یکم دسمبر کو 87 سال کی عمر میں وفات پا گئے آپ کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کیا گیا۔ آپ 1915ء پیدا ہوئے۔ قادیان سے میٹرک کیا اور پھر وقف کیا۔ 1937ء میں چین و ہانگ کانگ بھجوائے گئے۔ جنگ عظیم دوم کے دوران واپسی ہوئی پھر بمبئی تقرر رہا۔ تقسیم کے بعد مختلف دفاتر میں تعینات رہے۔ 1963ء میں ریٹائرڈ ہوئے۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑیں۔

محترم قریشی محمد افضل صاحب مربی سلسلہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی طرف سے "بیبا مبشر" کا ٹائٹل پانے والے قریشی محمد افضل صاحب مورخہ 21 دسمبر کو 88 سال کی عمر میں ربوہ میں وفات پا گئے۔ آپ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ آپ 14/اگست 1914ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ 1934ء میں مولوی فاضل کیا۔ 1945ء میں وقف کرکے افریقہ بھجوائے گئے آپ نے تقریباً 28 سال بیرون ممالک فیملی کے بغیر گزارے اس دوران نائیجیریا' غانا' سیرالیون' آئیوری کوسٹ اور ماریشس میں تعینات رہے۔ جامعہ احمدیہ میں استاد بھی رہے۔ آپ کی اہلیہ کی قربانی کا تذکرہ حضور انور نے 1992ء کے جلسہ سالانہ مستورات کے موقع پر فرمایا تھا۔ آپ نے اپنی یادگار پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑیں۔

محترم سید میر مسعود احمد صاحب

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے فرزند واقف زندگی مربی سلسلہ اور عالم دین محترم سید میر مسعود احمد صاحب مورخہ 23 دسمبر بروز سوموار 75 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔

آپ نے جامعہ پاس کرنے کے بعد پہلے نظارت دعوت الی اللہ اور پھر تحریک جدید میں وکالت دیوان' وکالت تجارت میں کام کیا پھر ڈنمارک اور سوئٹزرلینڈ میں کل 15 سال تک خدمات انجام دیں۔ مرکز میں وکیل صد سالہ جشن تشکر رہے۔ وفات کے وقت آپ ممبر مجلس تحریک جدید اور نگران متخصصین تھے۔ اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے یادگار چھوڑے۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ کی چاردیواری میں ہوئی۔

رپورٹ: عبدالمنان ناصر صاحب

بیت بشارت Osnabruck جرمنی کی تعمیر مکمل

ریجن Westfalen کی جماعت Osnabruck کے لئے 25/اکتوبر 2002ء کا دن ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ اس روز یہاں پہلی بیت کی تعمیر مکمل ہونے پر ایک شاندار تقریب کا انعقاد ہوا، جس میں نیشنل امیر صاحب جرمنی، مربی انچارج جرمنی، نائب صدر مجلس انصاراللہ جرمنی، صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی اور نیشنل عاملہ کے بعض ارکان، Osnabruck شہر کے میئر کے نمائندہ اور مختلف مذہبی اور سیاسی جماعتوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ یاد رہے کہ اس بیت میں افتتاحی نماز آج سے ڈیڑھ سال پہلے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی تھی تاہم اب اس کی تعمیر مکمل ہونے پر اظہار تشکر کی غرض سے یہ تقریب منعقد کی گئی جو مقامی انتظامیہ اور ذرائع ابلاغ کے واسطہ سے ایک وسیع تعارف کا باعث بن گئی۔ الحمدللہ۔

اس تقریب کا آغاز مکرم امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ جرمنی کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے ہوا اس کے بعد ناصرات الاحمدیہ Osnabruck نے جرمن زبان میں ترانہ پیش کیا۔

اس کے بعد خاکسار نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور بیت کی تعمیر کا مختصر حال بیان کیا اور اس امید کا اظہار کیا کہ آئندہ بھی آپ یوں ہی یہاں آتے رہیں گے۔ اور واضح کیا کہ اس کے دروازے خدائے واحد کی عبادت کرنے والے ہر شخص کے لئے کھلے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد Osnabruck شہر کے میئر کے نمائندہ جناب Franz Josef Schwak نے مختصر تقریر کی، جس میں انہوں نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ بیت ان کے شہر میں تعمیر ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ اس شہر میں مختلف اقوام کے لوگ مل جل کر پیار اور محبت سے رہتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کا میں شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس تقریب میں شمولیت کی دعوت دی اور پھر اس وسیع القلبی کا مظاہرہ بھی کیا کہ آئندہ بھی بیت کے دروازے ہمارے لئے کھلے رکھے ہیں۔ اس کے بعد بیوت کی تعمیر کے نگران مکرم سعید کیسلر صاحب ایڈیشنل سیکرٹری جائیداد نے مختصر تقریر کی جس میں انہوں نے بیت کی تعمیر کے مراحل کا ذکر کیا اور بتایا کہ بیت کا زیادہ حصہ وقار عمل سے تعمیر ہوا ہے۔ اس موقع پر کارکنان کو سندات خوشنودی بھی دی گئیں، ان احباب نے بیت میں تین ماہ سے زائد عرصہ تک وقار عمل کر کے ایک نیک مثال قائم کی، اللہ تعالیٰ ان تمام بھائیوں کو اجر عظیم عطا فرمائے، آمین۔

اس کے بعد نیشنل امیر جرمنی محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے خطاب کیا اور کھانے کی دعوت دی جس میں تمام مہمان شریک ہوئے۔

اس دن NDR ریڈیو نے بار بار بیت الذکر میں ہونے والی اس تقریب کی خبر نشر کی اور اس بات کا خصوصیت سے ذکر کیا کہ جماعت احمدیہ اپنے پرامن عقائد کی وجہ سے دنیا میں پہچانی جاتی ہے۔ اسی دن NDR ٹیلی ویژن نے بھی اس تقریب کی خبر کو نمایاں جگہ دی تقریباً ایک منٹ کی نشریاتی خبر (جو بار بار نشر ہوتی رہی) میں بیت کے اردگرد کا ماحول، لوگوں کا بیت میں آنا جانا، پورے انہماک سے امام الصلوٰۃ کا خطبہ سننا۔ اسی طرح صدر جماعت احمدیہ Osnabruck مکرم نصیر احمد خان صاحب کا انٹرویو نشر کیا، اور کہا کہ پورے عالم میں پھیلی ہوئی جماعت کا مقصد دنیا میں دین کی پرامن تعلیم کا پھیلانا ہے اور "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" اس کا ماٹو ہے۔ علاقہ کے معروف اخبارات نے اپنی شہ سرخیوں میں اس کو جگہ دی۔ چنانچہ ایک اخبار نے یوں سرخی جمائی۔

بیت کی تعمیر میں بہت سے لوگوں نے حصہ لیا، Atterstr پر جماعت احمدیہ نے اپنی نئی بیت تعمیر کی ہے۔ "دین کہتا ہے جو اللہ کے لئے گھر بناتا ہے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے ویسا ہی گھر بنائے گا۔" Osnabruck اور اس کے گردونواح میں پھیلے ہوئے 130 ارکان جماعت احمدیہ کے لئے بیت کی تکمیل دوہری خوشی کا حامل ہے کہ ان میں سے بہت سوں نے اس کی تعمیر میں حصہ لیا ہے۔ دیوار پر ایک تحریر "محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں" تقریب میں شامل 120 افراد کے لئے نصیحت کے طور پر آویزاں تھی۔

ایک اخبار نے یوں خبر شائع کی۔

بیت آپس میں مل بیٹھنے اور امن کی جگہ ہے۔ دین کا مطلب امن ہے، یہ اعلان (مکرم) عبداللہ واگس ہاؤزر نے بیت بشارت میں خطاب کرتے ہوئے کیا، جو احمدیوں نے Atterstr پر بنائی ہے۔ بشارت عربی کا لفظ ہے جس کا مطلب خوشخبری ہے۔ تین سال کے عرصے میں یہ بیت مکمل ہوئی جس میں بڑی حد تک احمدیوں نے خود کام کیا ہے۔ 80 مربع میٹر بیت کے ہال میں ایک خوبصورت قالین بچھا ہوا ہے۔ اس تقریب نے ایسا موقع فراہم کر دیا جس میں سیاسی، سماجی، دینی اداروں نے نمائندگی اور ہمسایوں نے شرکت کی۔ Farnz Josef Schwak نے Oberburgermeister Osnabruck کا پیغام پڑھ کر سنایا کہ "ہمیں اس بات کی خوشی ہے کہ آپ نے یہاں ایک بیت بنائی ہے" Schwak نے چند دن پہلے ہونے والے Tagder Offnen Mosche کی یاد دلائی کہ جس کے ذریعہ گفتگو کا آغاز ہوا۔ صدر جماعت نصیر احمد خان نے کہا کہ جماعت احمدیہ کوئی بند تنظیم نہیں ہے بلکہ ہر انسان کے لئے ایک کھلے دروازے کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہاں ہر ایک کا خوشی سے استقبال کیا جاتا ہے۔ بیت آپس میں مل بیٹھنے اور امن کی جگہ ہے۔ Osnabrucker Nachrichten am Sonntag بہت سے مہمانوں نے صدر جماعت احمدیہ Osnabruck اور ریجنل امیر Westfalen کا ذاتی طور پر شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آج جو تصویر دین کی ہمارے سامنے آئی ہے بہت ہی پیاری ہے۔ ایک خاتون یوں مخاطب ہوئیں "عیسائیت تو فرسودہ اور ناقابل عمل مذہب لگتا ہے، مگر دین میں زندگی نظر آتی ہے" ایک اور دوست کہنے لگے "آج کی Predigt (عبادت) بہت بھلی لگی" اسی طرح اور بہت سے جرمن احباب نے اس تقریب کو بہت سراہا اور ہمیں مبارکباد دی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین (اس تقریب میں کیتھولک چرچ، پروٹسٹنٹ اور آرتھوڈوکس مذہبی تنظیموں کے علاوہ SPD کے نمائندہ جناب Ulrich Sommer بھی شریک ہوئے۔

(اخبار احمدیہ جرمنی دسمبر 2002ء)

ظاہری پاکیزگی باطنی طہارت کی ممد و معاون ہے۔ (حضرت مسیح موعود)

مکرم مرزا عبداللطیف صاحب

داعی الی اللہ باپ اور بیٹے کا ذکر خیر

مکرم مرزا بشیر احمد صاحب اور مرزا لطیف احمد صاحب

مرزا بشیر احمد صاحب آف لنگروال ضلع گورداسپور 1909ء میں پیدا ہوئے۔ حضرت مرزا برکت علی صاحب [illegible] مسیح موعود آپ کے خسر تھے۔ مرزا [illegible] صاحب [illegible] وکیل لاہور ان کے چھوٹے بھائی [illegible] کی تفہیم سے قبل انہیں ذاتی مطالعے اور روحانی نشانات دیکھنے کے نتیجے میں قبول احمدیت کا موقع ملا۔ مکرم مرزا بشیر احمد صاحب نے پاکستان بننے سے پہلے ایل ڈی سی سے گورنمنٹ سروس کا آغاز کیا۔ اس زمانے میں اہل دین کو ملازمت مشکل سے ملا کرتی تھی۔ ان حالات میں قبولیت دعا کا نشان اللہ تعالیٰ نے انہیں دکھایا۔ پہلے سے اللہ نے ان کو خبر دی تھی کہ خواہ مخالف کتنا ہی زور لگائیں یہ ملازمت انہیں مل کر ہی رہے گی۔ چنانچہ سخت مخالفت کی وجہ سے نہایت سخت امتحانات میں سے گزرنے کے بعد انہیں یہ ملازمت ملی۔

مرحوم ایک اچھے داعی الی اللہ تھے۔ ملازمت سے فارغ ہوتے ہی گھر سے باہر دور دیہات میں نکل جاتے اور سارا وقت دعوت الی اللہ میں خرچ کرتے اور رات کو 11 بجے واپس لوٹتے یا اکثر اتوار کی راتیں باہر ہی گزار دیتے۔ انہوں نے دوران ملازمت دہلی اور انبالہ میں قیام کیا اور بہت لوگوں کو حق سے روشناس کیا۔ اور سعید روحوں کو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل کیا۔

ان دنوں دعوت الی اللہ کے دوران انہیں سخت مشکلات کا بھی سامنا کرنا پڑتا۔ کئی مرتبہ مرحوم کو زد و کوب کیا گیا۔ اسی طرح ایک موقعہ پر مخالفین نے ان پر حملہ کر دیا۔ انہیں اور ان کے ساتھی کو زد و کوب کیا پھر ساتھی کو کسی نامعلوم جگہ پر لے گئے۔ جب کہ مرزا بشیر احمد صاحب کو رسیوں سے مشکیں کس کر باندھ دیا۔ پھر انہیں کسی ویرانے میں تپتی ہوئی دھوپ میں پھینک دیا تاکہ بھوک اور پیاس سے تڑپ تڑپ کر ہلاک ہو جائیں۔

خدا کی قدرت دیکھئے کہ آن کی آن میں بادل گھر آئے اور سارا دن مسلسل بارش ان پر برستی رہی ان کے چاروں طرف پانی ہی پانی ہو گیا۔ ہاتھ پاؤں بدستور بندھے ہوئے تھے اس لئے وہ ہل جل تو سکتے نہیں تھے۔ ناگاہ قدرت نے کسی مسافر کو اس طرف گامزن کر دیا۔ جس نے ان کے کراہنے کی آواز سنی اور یوں انہیں رسیوں سے آزاد کیا۔

پاکستان بننے کے بعد وہ ملٹری اینڈ کنٹونمنٹس میں آفس سپرنٹنڈنٹ تھے۔ انہیں ٹریننگ کے سلسلے میں راولپنڈی، کوہاٹ، ڈی۔جی خان، کوئٹہ میں رہنے کا موقع ملا۔ وہ جہاں بھی گئے اپنے اخلاق فاضلہ کے بیج بوتے گئے ہر جگہ انہوں نے پودے پروان چڑھائے۔ جس کے خوشگوار پھل سلسلہ عالیہ احمدیہ کو حاصل ہوئے ہیں۔

مرزا بشیر احمد صاحب کو پہلی بیوی کے فوت ہو جانے کی وجہ سے دوسری شادی کرنی پڑی۔ پہلی بیوی سے ان کے ایک ہی بیٹے تھے۔ جن کا نام مرزا لطیف احمد تھا۔ دوسری بیوی سے گیارہ بچے ہوئے۔ خدا کے فضل نے ایک قطرے کو دریا بنا دیا۔ یہ تمام افراد مخلص احمدی گھرانوں کی شکل اختیار کر چکے ہیں۔ ایک وسیع خاندان ہے جو ربوہ، لاہور، راولپنڈی، فیصل آباد، جرمنی، انگلینڈ اور امریکہ تک پھیل چکا ہے اور خوبی کی بات یہ ہے کہ اس عظیم داعی الی اللہ کی اولاد کو اللہ تعالیٰ نے ضائع نہیں کیا۔ یہ سب افراد نہایت مخلص احمدی ہیں اور سب ہی سلسلہ کی خدمت میں مصروف ہیں۔ آپ کی وفات 23 دسمبر 1988ء کو ہوئی بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔

مرزا لطیف احمد صاحب

جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے کہ مرزا لطیف احمد ان کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے۔ آپ 1930ء میں لنگروال (ضلع گورداسپور) میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے اپنے والد صاحب کی جوانی میں ہی ان کا دعوت الی اللہ کا جوش دیکھا تھا۔ جس سے انہوں نے ایک خاص اثر قبول کیا۔ یہ شدید مخالفتوں کے درمیان دعوت الی اللہ کا زمانہ تھا۔ انہوں نے مخالفین کے مقابلے میں اپنے والد صاحب کی قبولیت دعا کے بے شمار نظارے دیکھے تھے۔ اس لئے ان میں سلسلہ کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔

تقسیم ملک کی وجہ سے انہیں بھی بہت مصائب برداشت کرنے پڑے۔ میٹرک کے بعد انہیں روزگار کی تلاش ہوئی اس زمانہ میں واہ فیکٹری کی تعمیر شروع ہوئی۔ وہاں سب سے پہلے ڈرافٹسمین کی حیثیت سے انہوں نے ملازمت شروع کی اور تھوڑے عرصہ بعد ٹیوب ویل انسٹالیشن میں سپروائزر کی حیثیت سے کام کرنے لگے۔ اسی کمپنی کے تحت انہیں مشرقی پاکستان جانے کا موقع ملا۔ 1956ء سے 1959ء تک لاہور میں رہے۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں کالونی ٹیکسٹائل ملز میں واٹر سپلائی کے شعبے میں انچارج کی حیثیت سے ملازمت عطا کی۔ جس میں انہیں نہایت عزت کے ساتھ ایک مستحکم پوزیشن بنانے کا موقع ملا۔ 1994ء میں 24 سال کی باعزت نوکری کے بعد وہ ریٹائر ہوئے۔ ملازمت کے دوران انہیں ملتان میں رہائش گاہ تیار کرنے کا موقع ملا۔

اپنے عظیم والد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے وہ جہاں کہیں بھی گئے۔ اپنے اخلاق فاضلہ سے اپنے ماحول کو روشن کر دیا۔ ان کی زندگی کے دو ماٹو تھے توکل علی اللہ اور دعوت الی اللہ۔ اپنے بچوں کو دینی اور جماعتی کاموں میں حصہ لینے کی ترغیب و تحریص دلائی۔ اس کا نتیجہ نکلا کہ یہ نیک بچے تن من دھن سے جماعتی کاموں میں حصہ لیتے ہیں۔

مرزا لطیف احمد صاحب جب بھی اپنے گھر میں داخل ہوتے بلند آواز میں السلام علیکم کہتے تھے۔ زندگی بھر ان کا یہی انداز رہا۔ 25 جنوری 2002ء کو نشتر ہسپتال ملتان میں بعارضہ دمہ ان کا انتقال ہوا۔

خاکسار نے کبھی مرحوم کو کسی پر نکتہ چینی کرتے نہیں دیکھا ان کے سامنے کوئی کسی کی برائی کرتا تو نہایت شائستگی اور حکمت کے ساتھ اسے برائی کرنے سے منع کر دیتے۔ فرماتے تھے۔ میں نے عہد کیا ہوا ہے کہ نہ کبھی کسی کی برائی کروں گا اور نہ سنوں گا۔ میرے کان برائی سننے کے لئے نہیں بنائے گئے۔ مجھے اس غیبت کے سننے سے معاف رکھئے۔ یہ ایک مومنانہ کردار تھا کہ سب پر حسن ظن رکھتے تھے۔ غریبوں کی مدد کے لئے کمر بستہ رہے۔ اور اس سلسلے میں بسا اوقات اپنی ملازمت کو داؤ پر لگا دیا۔

یہ چند سطور ان کی زندگی کے اخلاقی کارناموں کا احاطہ تو نہیں کر سکتیں لیکن ان کی زندگی کی یہ روشن مثالیں نئی نسل کی راہوں میں اجالا ضرور کر سکتی ہیں احباب سے درخواست ہے کہ ان دونوں مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کریں۔

بقیہ صفحہ 3

حضرت مسیح موعود سے عرض کیا کہ دعا کریں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کوئی فکر نہ کرو دعا کرتا ہوں تم جاؤ۔ وہ بیان کرتے ہیں رستے میں درد غائب ہو گیا پھر سالہا سال دانت درد کی کبھی کوئی شکایت نہیں ہوئی۔

(الفضل 19 ستمبر 2002ء ص 5)

پندرہ سال زندہ رہے

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:-

''ایک مرتبہ مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ میرا بھائی مرزا غلام قادر مرحوم سخت بیمار ہے چنانچہ میں نے وہ خواب کئی لوگوں کے پاس بیان کی۔ جن میں سے اب تک بعض زندہ موجود ہیں۔ بعد اس کے ایسا اتفاق ہوا کہ وہ برادر مرحوم سخت بیمار ہوئے۔ تب میں نے خواب میں دیکھا کہ ہمارے عزیزوں میں سے ایک بزرگ جو فوت ہو چکے تھے۔ میرے بھائی کو اپنی طرف بلاتے ہیں۔ چنانچہ وہ ان کی طرف چلے گئے۔ اور ان کے مکان کے اندر داخل ہو گئے۔ اس کی تعبیر یہ تھی کہ وہ فوت ہو جائیں گے۔ اس اثنا میں ان کی بیماری بڑھتی گئی۔ یہاں تک کہ وہ مشت استخوان رہ گئے۔ چونکہ میں ان سے محبت رکھتا تھا۔ مجھے ان کی حالت کی نسبت سخت قلق ہوا۔ تب میں نے ان کی شفا کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کی۔ اور اس توجہ سے میرے تین مقصد تھے۔ اول میں یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ ایسی حالت میں میری دعا جناب الٰہی میں قبول ہوتی ہے یا نہیں۔ (2) دوسرے یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ کیا خدا کے قانون قدرت میں جگہ ہے کہ ایسے سخت بیمار کو بھی اچھا کر دے۔ (3) تیسرے یہ کہ کیا ایسی منذر خواب جوان کی موت پر دلالت کرتی ہے [illegible] سکتی ہے یا نہیں۔ سو جب میں دعا میں مشغول تھا۔ تو تھوڑے ہی دن ابھی دعا کرتے گزرے تھے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا بھائی مرحوم پورے تندرست کی طرح بغیر سہارے کسی اور چیز کے اپنے مکان میں چل رہا ہے۔ اور اسی بارے میں ایک الہام بھی تھا۔ جس کے الفاظ مجھے یاد نہیں رہے۔ غرض اس خواب اور الہام کے مطابق جو میری دعا کے قبول ہونے پر دلالت کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو شفا بخشی اور اس کے بعد پندرہ برس تک پوری تندرستی کے ساتھ وہ زندہ رہے۔''

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد 15 ص 210)

میرا لڑکا بشیر دیکھنے لگا

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:-

''بشیر احمد میرا لڑکا آنکھوں کی بیماری سے ایسا بیمار ہو گیا تھا کہ کوئی دوا فائدہ نہیں کر سکتی تھی اور بینائی جاتے رہنے کا اندیشہ تھا جب شدت مرض انتہا تک پہنچ گئی۔ تب میں نے دعا کی تو الہام ہوا ''برق طفلی بشیر'' یعنی میرا لڑکا بشیر دیکھنے لگا۔ تب اسی دن یا دوسرے دن وہ شفایاب ہو گیا۔''

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 240)

لڑکا زندہ ہو گیا

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

''ایک دفعہ میرا چھوٹا لڑکا مبارک احمد بیمار ہو گیا۔ غشی پر غشی پڑتی تھی اور میں اس کے قریب مکان میں دعا میں مشغول تھا اور کئی عورتیں اس کے پاس بیٹھی تھیں کہ یک دفعہ ایک عورت نے پکار کر کہا کہ اب بس کرو۔ کیونکہ لڑکا فوت ہو گیا۔ تب میں اس کے پاس آیا۔ اور اس کے بدن پر ہاتھ رکھا اور خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کی تو دو تین منٹ کے بعد لڑکے کو سانس آنا شروع ہو گیا۔ اور نبض بھی محسوس ہوئی اور لڑکا زندہ ہو گیا۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 265)

تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست ہو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔

(حضرت مسیح موعود)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ماہر امراض جلد کی آمد

مکرم فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مکرمہ ڈاکٹر عائشہ خان صاحبہ ماہر امراض جلد مورخہ 26 جنوری 2003ء بروز اتوار مریضوں کا معائنہ کریں گی۔ یہ سہولت خصوصاً خواتین کیلئے ہے لیکن مرد حضرات بھی ان کے مشورہ سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ ضرورت مند احباب و خواتین پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنا نمبر حاصل کر لیں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم راجہ محمد فاضل صاحب کارکن خدام الاحمدیہ پاکستان تحریر کرتے ہیں کہ میری پھوپھی جان مکرمہ سلطانہ عزیز صاحبہ اہلیہ حکیم مولوی عبدالعزیز صاحب سابق چیف انسپکٹر بیت المال رفیق حضرت مسیح موعود مورخہ 25 دسمبر 2002ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ پابند صوم وصلوٰۃ اور جماعتی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی تھیں۔ آپ کی عمر تقریباً 85 سال تھی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ موصیہ تھیں آپ کی نماز جنازہ بیت المہدی میں بعد نماز عصر مکرم مقصود احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے مرحومہ کی مغفرت، درجات کی بلندی اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی درخواست دعا ہے۔

رپورٹ واقفین نو

مردان میں ہفتہ میں تین دن واقفین نو کی انگلش لینگویج کی کلاس ہوتی ہے۔ مورخہ 6۔اکتوبر 2002ء کو ملتوئی پارک میں انگلش کلاس کے واقفین نو کی سیر کا پروگرام رکھا گیا۔ بچوں نے تمام وقت انگلش بول چال کرتے ہوئے آلودگی، شوگر ملز اور جنرل نالج کے متعلق سوالات و جوابات کا سلسلہ جاری رہا۔ خور و نوش کے علاوہ واقفین نو نے کرکٹ بھی کھیلی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے پروگرام بہت کامیاب رہا۔ الحمد للہ۔ مردان شہر کے بچوں کی عید ملین پارٹی بھی ہوئی۔

(وکالت وقف نو)

نمائندہ روزنامہ الفضل کا دورہ اشتہارات

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب۔ نمائندہ مینیجر روزنامہ "الفضل"، اپنے دورہ کے دوران فیصل آباد۔ سرگودھا۔ خوشاب کے اضلاع میں تشریف لا رہے ہیں۔ امراء صاحبان اضلاع، مربیان و معلمین کرام و دیگر عہدیداران اور کاروباری احباب سے خصوصی تعاون کی اپیل کی جاتی ہے۔

(مینیجر روزنامہ "الفضل")

دعائے نعم البدل

مکرم ایم طاہر بٹ انسپکٹر انصار اللہ پاکستان تحریر کرتے ہیں کہ عزیزم ماہر اقبال ابن شاہد اقبال (وقف نو) بعمر 25 یوم مورخہ 8 جنوری 2003ء کو چلڈرن ہسپتال لاہور میں وفات پا گیا ہے۔ عزیزم سیٹھ صباح الدین صاحب (عوامی برتن سٹور والے) محلہ دار النصر وسطی کا پوتا اور محمد نصر اللہ صاحب رینجرز ہیڈ کوارٹر لاہور کا نواسہ تھا۔ احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

ادارہ الفضل مکرم منور احمد جج صاحب کو بطور نمائندہ مینیجر الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے ضلع رحیم یار خان، لودھراں اور ملتان میں بھیج رہا ہے۔

1۔ توسیع اشاعت الفضل۔

2۔ وصولی چندہ الفضل و بقایا جات۔

3۔ ترغیب برائے اشتہارات۔

براہ کرم تمام دوست احباب بھرپور تعاون فرمائیں۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

درخواست دعا

مکرم محمد ممتاز بٹ صاحب کے والد مکرم محمد اسحاق بٹ صاحب محلہ کشمیری سیالکوٹ شہر بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد صدیق صاحب ڈرائیور خدام الاحمدیہ پاکستان مختلف عوارض کی وجہ سے علیل ہیں۔ اب ہسپتال سے گھر آ گئی ہیں۔ ان کی شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

مکرم عبدالحمید جاوید صاحب ٹنڈ غلام علی ضلع بدین لکھتے ہیں کہ خاکسار کے بیٹے مکرم عبدالعلی صاحب آف جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 29 دسمبر 2002ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود بیٹے کا نام "سلمان احمد" عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے بچے کے نیک خادم دین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

سوموار 20 جنوری 2003ء

وقت	پروگرام
12.15 a.m	عربی سروس
1-15 a.m	چلڈرنز کلاس
1-45 a.m	مجلس سوال و جواب
2-50 a.m	مشاعرہ
3-45 a.m	ملاقات
5-05 a.m	تلاوت قرآن کریم، درس ملفوظات، عالمی خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز پروگرام
6-15 a.m	مجلس سوال و جواب
7-25 a.m	کوئز
8-15 a.m	اردو کلاس
9-20 a.m	چائنیز زبان میں پروگرام
10-00 a.m	فرانسیسی سروس
11-05 a.m	تلاوت قرآن کریم، عالمی خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-45 p.m	چائنیز پروگرام
1-15 p.m	تقریر برکات خلافت
1-55 p.m	مجلس سوال و جواب
3-10 p.m	خطبات امام
3-25 p.m	انڈونیشین سروس
4-25 p.m	سفر ہم نے کیا
5-05 p.m	تلاوت قرآن کریم، درس ملفوظات، عالمی خبریں
5-50 p.m	اردو کلاس
6-55 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	فرانسیسی سروس
9-00 p.m	فرانسیسی زبان میں مختلف پروگرام
10-00 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	لقاء مع العرب

منگل 21 جنوری 2003ء

وقت	پروگرام
12-05 a.m	عربی سروس
1-05 a.m	چلڈرنز پروگرام
1-25 a.m	مجلس سوال و جواب
2-40 a.m	کوئز
3-25 a.m	فرانسیسی سروس
4-25 a.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
5-05 a.m	تلاوت قرآن کریم، درس ملفوظات، عالمی خبریں
6-00 a.m	علمی خطابات
6-25 a.m	واقفین نو بچوں کا پروگرام
7-05 a.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
7-30 a.m	طب وصحت کی باتیں
8-15 a.m	انٹرویو
9-15 a.m	لجنہ میگزین
10-00 a.m	ملاقات
11-05 a.m	تلاوت قرآن کریم، عالمی خبریں
11-40 a.m	تقریر
12-50 p.m	کبڈی ٹورنامنٹ
1-30 p.m	اردو تقریر
1-45 p.m	درس القرآن
3-20 p.m	انڈونیشین سروس
4-20 p.m	طب وصحت کی باتیں
5-00 p.m	تلاوت قرآن کریم، درس ملفوظات، عالمی خبریں
5-50 p.m	مجلس سوال و جواب
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	لجنہ ملاقات
9-00 p.m	فرانسیسی سروس
9-25 p.m	فرانسیسی ترجمہ کے ساتھ خطبہ جمعہ
10-00 p.m	جرمن سروس
11-00 p.m	لقاء مع العرب

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعہ	17 جنوری	زوال آفتاب	12-18
جمعہ	17 جنوری	غروب آفتاب	5-31
ہفتہ	18 جنوری	طلوع فجر	5-40
ہفتہ	18 جنوری	طلوع آفتاب	7-06

ضمنی الیکشن 2003ء کے نتائج اور ہنگامے

قومی اسمبلی کی 10 اور صوبائی اسمبلیوں کی 18 نشستوں پر ضمنی انتخابات مکمل ہو گئے۔ پولنگ صبح 8 بجے سے شروع ہو کر بغیر وقفہ کے شام 5 بجے تک جاری رہی۔ لاہور' کراچی' نوابشاہ' سانگھڑ' گوجرانوالہ' گھوٹکی اور بھکر سمیت کئی علاقوں میں فائرنگ اور پارٹی کارکنوں میں تصادم کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ جس کی وجہ سے تین افراد قتل ہو گئے۔ ابتدائی نتائج کے مطابق حکومت کے حامی امیدواروں کی اکثریت آگے رہی راجہ بشارت گجرات' رشید اکبر بھکر' چودھری سعید چیچہ وطنی سے کامیاب اور وفاقی وزیر اطلاعات شیخ رشید کے بھتیجے کو شکست ہو گئی۔ پی پی 266 لیہ سے ق لیگ کے فضل سپرا' گوجرانوالہ سے مسلم لیگ چٹھہ کے اکمل سیف اور پی ایس 18 جیکب آباد سے امتیاز شیخ کامیاب ہوئے۔ پیپلز پارٹی نے سندھ میں انتخابات کا بائیکاٹ کیا۔ کئی جگہوں سے جعلی شناختی کارڈ بھی پکڑے گئے اور پولیس کے لاٹھی چارج کی اطلاعیں بھی موصول ہوئیں۔

اسلام آباد کے مدرسے پر غیر ملکی ٹیم کا چھاپہ

مدرسہ سبحانیہ G-9/3 میں رات ایک بجے چھاپہ مار کر مدرسہ کا ریکارڈ قبضہ میں لے لیا گیا۔ غیر ملکی باشندوں پر مشتمل چھاپہ مار ٹیم نے مدرسہ کے باورچی کو اٹھا کر سوال کیا کہ اس مدرسہ میں القاعدہ اور طالبان کے کتنے لوگ ہیں؟ اور چندہ دینے والوں کے بارے میں بھی سوال کیا۔ چھاپہ مار ٹیم آدھے گھنٹے تک وہاں رہی' حاضری رجسٹر' اخراجات کے رجسٹر اور دیگر ریکارڈ قبضہ میں لے لیا۔ باورچی کو بعد میں ہائی وے کے جنگل میں چھوڑ دیا۔

مدھیہ پردیش میں مسلم کش فسادات

وسطی بھارت کی ریاست مدھیہ پردیش کے شہر گنج بسودا میں مسلم کش فسادات کے بعد پولیس نے کرفیو نافذ کر دیا ہے۔ پریس ٹرسٹ آف انڈیا کے مطابق گائے کو ذبح کرنے پر انتہا پسندوں نے مسلمانوں پر حملے شروع کر دیے اور ان کی 100 دکانیں جلا دیں۔ پولیس نے ہجوم کو منتشر کرنے کیلئے آنسو گیس پھینکی اور ہوائی فائرنگ بھی کی۔

امریکہ کو عراق پر حملے کا اختیار نہیں فرانس

جرمنی اور برطانیہ کی جانب سے عراق کے خلاف جنگ کی امریکہ کی دھمکیوں پر تنقید کرتے ہوئے یہ واضح کیا گیا ہے کہ عراق کے خلاف کسی طاقت کے استعمال سے پہلے ایک نئی قرارداد کے ذریعے سلامتی کونسل کی منظوری حاصل کی جانی چاہئے۔ فرانس' جرمنی اور برطانیہ کے عہدیداروں کی جانب سے تقریباً بیک وقت دیئے جانے والے بیانات یورپی یونین کی اس مشترکہ مخالفت کی جانب واضح اشارہ کرتے ہیں جس کے ذریعے یورپی یونین نے امریکہ کے اس خیال کو مسترد کر دیا ہے کہ اسے عراق میں سرگرم اقوام متحدہ کے اسلحہ انسپکٹروں کی ناکامی کی صورت میں پہلے ہی عراق کے خلاف جنگ شروع کرنے کا مینڈیٹ حاصل ہے۔

پولیس کا پرانا نظام بحال کیا جارہا ہے آئی جی

پولیس پنجاب سید مسعود شاہ نے انکشاف کیا ہے کہ پنجاب میں پولیس کا پرانا نظام بحال کیا جارہا ہے اس کے تحت تفتیش اور چالان کا انتظام دوبارہ ایک ہی چھت کے نیچے ہو گا۔ سی آئی اے دوبارہ متحرک ہو گی۔ پریس کانفرنس کے دوران آئی جی نے بتایا کہ یہ اقدام لوگوں کی شکایات کے بعد کیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ نئے پولیس آرڈیننس کے تحت نئے نظام کا جائزہ لیا جارہا ہے اور اس میں بعض تبدیلیاں بھی کی گئی ہیں انویسٹی گیشن سنٹرز اپنا کام کرتے رہیں گے۔ اور ان کے زیر استعمال گاڑیاں نئے نظام کے تحت تھانوں کے حوالے کر دی جائیں گی۔

نامور صحافی اور فیچر رائٹر ریاض بٹالوی کا انتقال

معروف فیچر رائٹر اور کالم نگار ریاض بٹالوی ہارٹ اٹیک کی وجہ سے انتقال کر گئے۔ ان کی عمر 65 سال تھی۔ وہ ملک کے بہترین فیچر رائٹر تھے۔ ریاض بٹالوی روزنامہ ہلال پاکستان' کوہستان اور مشرق میں برسوں کام کرتے رہے۔ مشرق کی بندش سے قبل انہوں نے اس اخبار میں بطور ایڈیٹر بھی کام کیا۔ آجکل وہ روزنامہ انصاف سے وابستہ تھے۔

ڈاکٹر خواجہ اور ان کی فیملی کے القاعدہ سے مراسم ہیں

وفاقی حکومت اور پنجاب حکومت نے لاہور ہائی کورٹ کو اس امر سے آگاہ کیا ہے کہ مناواں لاہور کے ڈاکٹر احمد جاوید خواجہ' ان کے بھائی' بہو اور بھتیجے کے القاعدہ کے ساتھ گہرے روابط ہیں اور القاعدہ سے تعلق رکھنے والے مصری باشندے ابویاسر اور سعودی باشندے عبدالعزیز کے خواجہ فیملی کے ساتھ مراسم ہیں جن کے بیوی بچے لاہور میں خواجہ فیملی کے گھر قیام کرتے رہے ہیں۔

پٹرول مزید مہنگا

آئل کمپنیوں کی مشاورتی کمیٹی کا اجلاس کراچی میں ہوا جس میں اگلے پندرہ روز کیلئے پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں کا جائزہ لیا گیا اور مٹی کے تیل اور ڈیزل کی قیمتوں میں کمی جبکہ ایم ایس 87 اور ہائی اوکٹین اور بی سی کی قیمتوں میں اضافے کا فیصلہ کیا گیا۔

پنجاب میں ایکسپورٹ پراسیسنگ زون قائم کرنے کی ہدایت

وزیر اعلیٰ پنجاب نے ہدایت کی ہے کہ صوبے کے مختلف شہروں میں ایکسپورٹ پراسیسنگ زون قائم کرنے کیلئے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کئے جائیں۔ وزیر اعلیٰ نے محکموں کو ہدایت کی ہے کہ اس ضمن میں اراضی کی قیمتوں کے مسئلے کو غیر ضروری التوا کا باعث نہ بننے دیا جائے۔ لاہور میں ایک اعلیٰ سطحی اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے انہوں نے صنعت' تجارت اور ریونیو کے محکموں کو ہدایت کی کہ وہ ان زونوں کے قیام کے منصوبوں پر بروقت عملدرآمد کیلئے آپس میں قریبی روابط رکھیں۔

سٹاک مارکیٹ میں زبردست تیزی

سٹاک مارکیٹ میں دو دن کی مندی کے بعد زبردست تیزی آ گئی۔ جس سے مارکیٹ کی مجموعی سرمایہ کاری میں 28 ارب روپے کا اضافہ ہو گیا۔ ملک کی تینوں مارکیٹوں میں زبردست تیزی رہی۔ بنکوں اور مالیاتی اداروں نے بڑھ چڑھ کر خریداری کی۔ جبکہ فارن فنڈز کی طرف سے خریداری دیکھنے کو نہیں ملی۔

دھند اور سردی میں مزید شدت

ملک کے مختلف علاقوں خصوصاً پنجاب میں شدید سردی اور دھند کی لہر بدستور جاری ہے۔ جس کے باعث مواصلات کا نظام بری طرح متاثر ہوا ہے۔ اور پروازوں اور ٹرینوں کا شیڈیول بھی متاثر ہوا ہے لاہور آنے اور جانے والی تمام پروازیں اور ٹرینیں تاخیر کا شکار ہیں۔ محکمہ موسمیات کے سربراہ شوکت علی اعوان نے بتایا کہ دھند بننے کے بنیادی عوامل درجہ حرارت میں کمی اور ہوا میں نمی کا تناسب زیادہ ہونا ہیں۔ اس کے علاوہ جب درجہ حرارت 11 ڈگری سینٹی گریڈ سے کم ہو اور ہوا میں نمی کا تناسب 90 فیصد سے زیادہ ہو تو شدید دھند بنتی ہے۔ ڈاکٹر اس موسم میں ہر لحاظ سے احتیاط کا مشورہ دیتے ہیں۔

پاک فضائیہ کو جدید ٹیکنالوجی سے لیس کرنے کیلئے اقدامات کئے جائیں گے

صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ پاک فضائیہ کو جدید ترین ہتھیاروں اور ٹیکنالوجی سے لیس کرنے لئے اقدامات کئے جائیں گے۔

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29